سوال

مال تجارت میں زکوۃ۔

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرح متین اس مسئلہ میں کہ مال تجارت میں زکوۃ فرض ہے، یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

مد!

میں زکوۃ فرض ہے، بدلیل اس آیت کے:

ن طیبت ما کسبتم ومما اخرجنا لکم من الارض... الایۃ}

کہ کسب میں دستکاری اور بیع وشریٰ داخل ہے، بدلیل روایت احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے رافع بن خدیج سے:

یل یا رسول اللہ ای الکسب اطیب قال عمل الرجل بیدہ وکل بیع مبرور (رواہ احمد کذا فی المشکوۃ)

کے امام بخاری نے ایک باب منعقد کیا ہے۔ زکوۃ کسب اور تجارت میں یعنی ان دونوں صورتوں میں زکوۃ واجب ہوتی ہے، یعنی جو مال کسب ودستکاری اور بیع وشریٰ سے بقدر نصاب کے حاصل ہو، اس میں زکوۃ واجب ہوگی، اس لیے کہ رسول خدا ﷺ نے کسب مطلق میں کسب تجارت کو شامل کیا، اور یہ آیت

صدقة الکسب والتجارة:

ں اللہ تعالیٰ:

{یاایھا الذین امنوا انفقوا من طیبت ما کسبتم ومما اخرجنا لکم من الارض ولا تیمموا الخبیث منہ تنفقون ولستم باخذیہ الا ان تغمضوا فیہ واعلموا ان اللہ غنی حمید انتھی} (البقرۃ: ۲۶۷)

ں علی وجوب الزکوۃ فی کل یکتسبہ الانسان وفید خل فیہ زکوۃ التجارۃ وزکوۃ الذھب والفضۃ وزکوۃ النعم لان ذالک مما یوصف بانہ مکتسب کذا فی التفسیر الکبیر وھذہ الآیۃ سند الاجماع وحجۃ للجمھور علی داؤد حیث قال لایجب الزکوۃ الا فی الانعام وعند الجمھور یجب فی العروض والعقار ایضا اذا کان للتجارۃ وانما شرطوا نیۃ التجارۃ لان النموشرشاہ ولی اللہ محدث دہلوی والد ماجد شاہ عبد العزیز محدث دہلوی ازالۃ الخفاء میں فرماتے ہیں:

ثافعی عن ابن عمر وابن حماس ان اباہ قال مررت بعمر بن الخطاب وعلی عنقی اومیۃ احملھا فقال عمر الاتوذی زکوۃ مالک فقلت یا امیر المؤمنین مالی غیر ھذا الذی علی ظھری واھبتہ فی القرظ قال فذلک مال فضع فوضعتہا بین یدیہ فحسبا فوجدا قد وجبت فیھا الزکوۃ فاخذ منھا الزکوۃ انتھی مافی ازالۃ الخفاء))

ت عمر کی اگرچہ لفظاً موقوف ہے، مگر باعتبار حکم کے مرفوع ہے کیونکہ جس امر میں رائے کو دخل نہیں اس وک صحابی اپنی طرف سے نہیں کہہ سکتا، جب تک حضرت رسول مقبول ﷺ سے نہ سنا ہو، جیسا کہ اہل حدیث اور فقہ پر مخفی نہیں، اور اس آیت کو الذین فی اموالھم حق معلوم للسائل والمحروم سے بھی مال

ہ (۱) یا زراعت یا تجارت سے لہذا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی حجۃ اللہ بالغہ میں فرماتے ہیں:

تے ہیں۔ ۱۲

انامۃ ثلثۃ اصناف الماشیۃ المتناسلۃ السائمۃ والزروع والتجارۃ ولما کان دوران تجارۃ من البلدہ ان النامیۃ وحصاد الزروع وجنی الثمرات فی کل سنۃ وھی مدۃ صالحۃ لمثل ھذہ التقدیرات انتھی کلامہ))

سابق معلوم ہوچکا کہ بیع کسب میں داخل ہے بدلیل روایت امام احمد کے رافع بن خدیج سے اور بیع عبارت ہے دوران مال تجارت سے تو نصف قرآن سے زکوۃ مال تجارت میں بھی فرض ہوئی، کیونکہ {انفقوا من طیبات ما کسبتم} سے وجوب فرضی کے ہے علی الاطلاق تو فرضیت زکوۃ مال تجارت میں قرآ

ب قال کان رسول اللہ ﷺ یامرنا ان نخرج الصدقۃ من الذی نعدہ للبیع)) (رواہ ابوداود، وانسادہ لین کذا فی بلوغ المرام)

دیث دلیل مستقل فرضیت زکوۃ مال تجارت پر نہیں ہے، بلکہ وہ دلالت کرتی ہے، نص انفقوا من طیبات ما کسبتم پر اجماع کے ساتھ تو یہ حدیث سند اجماع کے لیے کافی ہے، اگرچہ سند اس کی لین وضعیف ہے، اور فی نفسہ قوی نہیں کہ موجب اسکات ہو، البتہ اجماع سے اس میں قوت آگئی ہے، چنانچہ تفصیل اور تشریح اس کی بحث اجما

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد 7 ص 64-66

محدث فتویٰ